اداریہ

رواں صدی کا آغاز تہذیبوں کے درمیان کشمکش کے تصور کی وسیع پیمانے پر اشاعت سے ہوا تھا۔ اِس تصور کی جڑیں عموماً نائین الیون کے واقعات میں تلاش کی جاتی ہیں۔ لیکن ہم اِن واقعات سے پیچھے بھی جا سکتے ہیں اور، مناسب جواز کے ساتھ، یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیسیویں صدی کے آخری برسوں میں سوویٹ یونین اور اشتراکی نظام کے انہدام سے سرد جنگ کے فوری اور اچانک خاتمے نے عالمی سطح پر جو خلا پیدا کر دیا تھا، تہذیبوں کے درمیان کشمکش کا چرچا اُس کو پُر کرنے کے لیے کیا گیا۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ مغربی فوجی قائدین اور عالمی اجارہ داری حاصل کرنے کے آرزومند ملٹی نیشنل اداروں کے مفادات عالمی امن و اشتراک کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اپنے عوام کو قابو میں رکھنے اور کھربوں ڈالر کے جنگی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے اُن کو ایک دشمن کی ضرورت رہتی ہے۔

عملی طور پر تہذیبی کشمکش عالمِ اسلام اور مغرب کے درمیان تصادم کی شدت میں اضافہ کی صورت میں سامنے آ رہی ہے۔ تصادم کی جنونی کیفیت میں، حد یہ ہے کہ، انسانوں کے درمیان محبت، ہم آہنگی اور امن و اشتراک کا پیغام دینے والی تاریخ کی سب سے بڑی شخصیت کو بھی احمقانہ انداز میں نشانہ بنانے سے گریز نہیں کیا جا رہا۔ اظہار کی آزادی کے نام پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں کی جا رہی ہیں، اُن کا بنیادی سبب تو جارحانہ ارادے رکھنے والی قوتوں اور اداروں کے مقاصد کو آگے بڑھانا ہے، مگر اُن کو آزادیِ اظہار کے لیبل کے پیچھے چھپایا جا رہا ہے۔ بے پناہ طاقت رکھنے والے مغربی میڈیا کے

ذریعے پوری دُنیا کو یہ جتلایا جا رہا ہے کہ مسلمان نہ صرف اِس آزادی کے دشمن ہیں بلکہ اختلاف کو برداشت کرنے کی کم از کم انسانی اہلیت سے بھی محروم ہیں۔

امن اور سلامتی کے اِن دشمنوں کو یہ معلوم نہیں کہ اِسی عظیم ہستی نے انسانوں کو اظہار کی آزادی کی پہلی موثر ضمانتیں دی تھیں اور یہ کہ برداشت اُنؐ کی تعلیمات کا بنیادی جزو ہے۔ لیکن ہر آزادی کی حدود ہوتی ہیں اور ذمہ داریاں بھی۔ مقدس ہستیوں کی شان میں گستاخی ان ذمہ داریوں اور حدود کی جاہلانہ نفی ہے۔ ہم اِن نفرت انگیز رجحانات کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور اُن کے لیے نرم گوشہ رکھنے والوں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے محض ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی محبوب ترین ہستی نہیں ہیں بلکہ تمام مذاہب میں خلوصِ نیت سے ایمان رکھنے اور تہذیب و شائستگی میں یقین رکھنے والے لوگ بھی اُن کو واجب الاحترام شخصیت تسلیم کرتے ہیں۔ اُنؐ کی توہین اُن تمام نفیس انسانی قدروں اور کامیابیوں کی توہین ہے جو نسلِ انسانی نے ہزار ہا برسوں کی تہذیبی جدوجہد کے بعد حاصل کی ہیں۔

اِن جاہلانہ حرکتوں کو برداشت کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔ اقوامِ عالم اور اقوامِ متحدہ کو ان کی روک تھام کے لیے موثر قوانین بنانے چاہئیں۔ اِن حرکتوں کا اظہار کی آزادی سے کوئی تعلق نہیں، یہ تو تہذیب و تمدن اور شائستگی کی بقا کا معاملہ ہے۔